بسم اللہ الرحمن الرحیم

اردو

جواہر البحار
فی
فضائل النبی المختار

مصنف

علامہ محمد یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

زیر نگرانی حضرت علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ۰ لاہور

جواہر البحار اردو

فی

فضائل النبی المختار

جلد دوم

مصنفہ

حضرت علامہ امام محمد یوسف بن اسمعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

علامہ مولانا محمد صادق علوی نقشبندی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز ٥ لاہور

نام کتاب	جواہر البحار فی فضائل النبی المختار (جلد دوم)
مصنف	حضرت علامہ محمد یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	علامہ مولانا محمد صادق علوی نقشبندی
سال اشاعت	نومبر 1999ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔ فون 7221953
مطبع	ایل جی پرنٹرز، لاہور
قیمت	-/300 روپے

خصوصی گزارش

کتاب "جواہر البحار جلد دوم" اس ایڈیشن سے قبل مکتبہ حامدیہ، داتا گنج بخش روڈ، لاہور شائع کرتا رہا ہے۔ اب اس کتاب کے مترجم علامہ مولانا محمد صادق علوی نقشبندی نے ادارہ ضیاء القران پبلی کیشنز، لاہور کو جملہ حقوق برائے اشاعت دائمی منتقل کر دیئے ہیں۔ اب کوئی ادارہ یا پبلشر اس کتاب کو چھاپنے کا مجاز نہیں ہے۔

العارض

محمد حفیظ البرکات شاہ

فہرس

Marfat.com

۲۔ (حضرت سیدنا و مولانا) علی رضی اللہ عنہ

۳۔ (حضرت سیدنا و مولانا) فضل رضی اللہ عنہ

۴۔ (حضرت سیدنا و مولانا) قُثم بن عباس رضی اللہ عنہما۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد فرمودہ غلام۔

۵ (حضرت سیدنا و مولانا) شقران رضی اللہ عنہ تھے۔

حاکم ابو احمد قدس سرہٗ نے فرمایا کہ بعض (ائمہ) کہتے ہیں (حضرت سیدنا و مولانا) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور (حضرت سیدنا) اوس بن خولی رضی اللہ عنہ بھی مذکورہ حضرات کے ہمراہ قبرِ انور میں اترے تھے اور دفن کے لیے لحد بنائی گئی تھی جس پر نو کچی اینٹیں لگائی گئیں۔ اس کے بعد مٹی ڈال دی گئی۔ ازاں بعد قبرِ انور (اوپر سے) چہار گوشہ بنانے کے بعد اس پر پانی کا خوب چھڑکاؤ کیا گیا۔

حاکم ابو احمد قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا گیا ہے (حضرت سیدنا) مغیرہ رضی اللہ عنہ بھی قبرِ انور میں اُترے تھے۔ مگر یہ روایت درست نہیں۔

سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ بزرگوار کب رخصت ہوئے

امام حاکم ابو احمد قدس سرہٗ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (۱) اٹھارہ ماہ (ڈیڑھ سال) کے تھے کہ آپ کے والدِ محترم (حضرت سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ) نے رحلت فرمائی۔ اور بعض راویوں نے یوں بھی لکھا کہ جب آپ کے پدرِ گرامی رخصت ہُوئے تو اُس وقت آپ کی عمرِ مبارک (۲) نو ماہ (۳) یا سات ماہ (۴) یا دو ماہ کی تھی (۵) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابھی تک آپ صدفِ مادری میں تھے کہ آپ کے والدِ گرامی (رضی اللہ عنہ) وصال فرما گئے۔ (آخری قول پر مشہور مورخ واقدی کی رائے ہے) (علامہ) واقدی اور اُن کے منشی محمد بن سعد کہتے ہیں کہ بحالتِ حمل (آپ کے والدِ محترم رضی اللہ عنہ کا وصال فرما جانا) صحیح روایت سے ثابت نہیں ہے۔ (یہ بھی واضح رہے کہ) سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پدرِ بزرگوار رضی اللہ عنہ کا وصالِ مبارک مدینہ طیبہ میں واقع ہُوا تھا۔

لہ (۱) اس طرح کہ آپ بغرضِ تجارت ملکِ شام تشریف لے جا رہے تھے کہ راستے میں اپنے والدِ ماجد کے ننھیال بنو نجار میں شہر

آپ کے جدامجد اور آپ کی والدہ محترمہ کا وصال سیدعالم صلی اللہ علیہ وسلم آٹھ یا چھ برس کے تھے

کہ آپ کے جدامجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی وصال فرما گئے اور بوقتِ وصال شریف آپ کی کفالت و نگہداشت کے لیے ابوطالب کو وصیت فرمائی اور جب آپ چار یا چھ سال کے ہوئے تو آپ کی والدہ ماجدہ (رضی اللہ عنہا) بھی (مقامِ) "ابوا" میں وصال فرما گئیں[۲]

آپ رسولِ کائنات کب ہوئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک (۱) چالیس سال (۲) یا چالیس سال اور ایک دن، کو پہنچی تو آپ کو کل کائنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔

آپ کی بعد از رسالت مکی زندگی اور نبوت کے بعد آپ نے (۱) تیرہ برس (۲) یا پندرہ برس (۳) یا دس برس تک مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا۔

آپ کی مدنی زندگی پھر وہاں سے ہجرت فرما کر ۱۲۔ ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے اور مدینہ منورہ میں باتفاق (محدثین و ارباب سیر) دس برس قیام فرمایا۔ (پھر گیارھویں سال) امام حاکم ابواحمد فرماتے ہیں ماہِ صفر کی دو راتیں باقی تھیں کہ بروز بدھ[۳] ام المومنین حضرت سیدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ اقدس میں ابتدائے مرض

---

[۱] کہ وہ حضرت کا ہر طرح خیال رکھیں۔

[۲] سیدہ آمنہ صلوات اللہ وسلامہ علیہا وعلی بعلہا وابنہا الکریم اپنے شوہر نامدار حضرت سید عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قبرِ انور کی زیارت کے لیے مدینہ طیبہ تشریف لے گئی تھیں کہ واپسی پر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے درمیان موضع "ابوا" میں وصال فرما گئیں وہاں آپ کی تربتِ اطہر اب بھی مرجع خلائق اور زیارت گاہِ عوام ہے۔

[۳] ماہِ صفر کے آخری بدھ کے متعلق عوام الناس میں جو یہ مشہور ہے کہ اس دن سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صحت ہوئی تھی بالکل بے بنیاد، غلط اور خلافِ روایاتِ صحیحہ ہے، بروایت سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس دن آپ کو شدید بخار تھا۔ (بخاری کی روایت یہی ہے)

(مترجم غفرلہٗ)

یا بارہ سال یا اس کے علاوہ کسی اور مدت کے بعد ہُوا۔

9 **تولد شریف کے وقت خوارق** (تولد شریف کے وقت غائبانہ عجیب وغریب، اور خارق طبع امور ظاہر ہُوئے) (چنانچہ، شبِ ولادت میں "ایوان کسریٰ" پھٹ گیا، جس کے پھٹنے کی آواز سُنی گئی، اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے۔ فارس کے آتش کدے سرد پڑ گئے، جو ہزار سال سے مسلسل جلتے چلے آرہے تھے۔ بُحیرۂ[1] "ساوہ" یکایک خشک ہو گیا۔

رضاعت حضرت حلیمہ بنت ابی ذؤیب ہذلیہ نے آپ کو دُودھ پلایا۔ انہی کے ہاں آپ کا انشراحِ صدر ہُوا جس سے خون کی ایک پھٹکی نکال کر بعدہٗ نور، حکمت وعرفان و ایمان سے بھر دیا گیا۔

اور ابولہب کی لونڈی ثوبیہ اسلمیہ نے بھی آپ کو شیر پلایا ہے۔

نگہداشت فرمانے والے حضرات حضرت اُمّ ایمن برکت حبشیہ رضی اللہ عنہا نے (بھی) سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ محترم حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ترکہ سے آپ کو وراثت میں ملی تھیں۔ جب عمر سیدہ ہو گئیں تو آپ نے انہیں آزاد فرما دیا تھا۔ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے ان کا نکاح فرما دیا تھا۔ (انہی سے اسامہ بن زید حِبّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تولد ہوا)

والدین کریمین رضی اللہ عنہما کی وفات (مشہور قول کے موافق) ۱۔ حمل شریف کو دو ماہ پورے ہوئے تو

---

[1] جو "ہمدان" و "قم" کے درمیان چھ میل لمبا اور چھ میل چوڑا تھا، اس کے کناروں پر شرک و بُت پرستی ہُوا کرتی تھی۔

[2] وغیرہا موصوف نے تثلیث مثلاً کے طور ان تین امور پر اکتفا فرمایا ہے، ان میں حصر مقصود نہیں کیونکہ ایسے امور لاتعداد ولاتحصیٰ ہیں۔

والدِ محترم رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔

۲۔ بعض (علماءِ سِیَر) کا کہنا ہے کہ آپ کی عمر مبارک دو ماہ کی تھی کہ آپ کے والد ماجد رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

۳۔ اور بعض نے فرمایا کہ اس وقت عمر شریف سات ماہ کی تھی۔

۴۔ اور بعض نے فرمایا کہ اس وقت آپ دو سال چار ماہ کے تھے جبکہ آپ کے والد محترم رضی اللہ عنہ رخصت ہوئے۔

آپ چار یا چھ سال کے تھے کہ آپ کی والدہ ماجدہ سلام اللہ علیہا بھی رحلت فرما گئیں

حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ و ابو طالب کی کفالت

والدہ قدسیہ رضی اللہ عنہا کی وفات شریف کے بعد آپ کے جدِ امجد حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ آپ کے کفیل ہوئے۔ جب آپ آٹھ سال دو ماہ دس دن کے ہوئے تو آپ کے جدِ امجد حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے۔ پھر (حسبِ وصیت) آپ کے چچا ابو طالب آپ کی تربیت کے کفیل بنے۔

شام کا پہلا سفر جب سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بارہ سال دو ماہ دس دن کی عمر شریف کو پہنچے تو آپ بھی اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ ملکِ شام روانہ ہوئے۔

فلما بلغ بُصریٰ فراٰه	پھر جب بُصریٰ پہنچے تو "بحیرا" پادری
بحیرا الراهب فعرفه	نے آپ کو دیکھ کر آپ کی صفات سے
بصفته فجاءه و اخذ	پہچان لیا اور حاضرِ خدمت ہو کر آپ کا
بیده و قال هذا	دستِ اقدس پکڑ کر کہنے لگا، یہ ربّ العالمین
رسول رب العالمین یبعثه	کا رسول ہے اللہ جل مجدہٗ اسے سارے
الله رحمة للعالمین	جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ (قریشی
انکم حین اقبلتم من	بولے تجھے کیسے معلوم ہوا تو اس نے کہا)